مولانا حافظ محمد ابراہیم فانی

مظلوم مسلمان اور اقوامِ متحدہ کا مذموم کردار

دوسری جنگِ عظیم کے بعد ۱۹۴۵ء میں جب اقوام متحدہ کے ادارے کی بنیاد رکھی گئی تھی تو اس کی تشکیل کے ساتھ ہی اسے پانچ بڑی طاقتوں کا دست نگر بنایا گیا۔ اور ان کو ویٹو کے ایک جمہوریت کش حق سے نوازا گیا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کا منفی کردار خصوصاً مسلمانوں کے ساتھ آشکارا ہوتا گیا۔ تاآنکہ اب یہ ادارہ صرف اور صرف امریکہ اور مغربی طاقتوں کے مفادات کا محافظ ہے۔ اس کی تازہ ترین مثال بوسنیا میں اس کی مکمل ناکامی ہے۔ جب کہ عراق کے خلاف اس کی تگ و تاز اور پھر لیبیا کے خلاف پابندیاں کس بات کی غمازی کرتی ہیں۔

زیرِ نظر نظم میں اقوام متحدہ کے اس منافقانہ کردار بوسنیا میں سرب جارحیت چیچنیا میں روسی بربریت اور مغربی ملکوں کی مسلسل چشم پوشی بھارت میں کشمیریوں کا قتل عام مساجد اور درگاہوں کی شہادت پر خون کا رونا رویا گیا ہے۔ اور ساتھ ساتھ اپنے دل کی کیفیت کی ترجمانی کے لیے حکیم الامت علامہ اقبال رحؒ کے شعر کا سہارا لیا ہے۔ بہرحال یہ ایک نوحہ ہے ایک فریاد ہے نالہ ہے جس میں دل کی قاشیں اور خونِ جگر شامل ہے۔

فانی

کیا بلا ہے یہ وجود اس مجلسِ اقوام کا
یہ ہے اک دشمن ادارہ ملتِ اسلام کا

یہ ادارہ غیرِ مسلم کے تحفظ کا امیں
اس کی نظروں میں مسلماں کی کوئی وقعت نہیں

پردۂ تہذیب میں مخفی ہے مغرب کا نفاق
اس ادارہ پر ہے قابض ان درندوں کا وفاق

اس کی ساری کاروائی ہے مسلماں کے خلاف
منصفی کا اپنے اوپر یوں چڑھایا ہے غلاف

اس کا بس اک کارنامہ ہے برنگِ طمطراق
جس کی زد میں آگیا تھا ایک صدام و عراق

بر ضدِ صدّام واں پر کاروائی کی گئی
یک بیک بغداد پر فوجی چڑھائی کی گئی

ساری دنیا پر عیاں ہے بسنیا کا حالِ زار
دامنِ انسانیت کشمیر میں ہے تار تار

ان کو ہر آزار و ہر تکلیف پہنچائی گئی
فتنۂ تاتار کی تاریخ دہرائی گئی

کچھ نہیں کرتا ہی ان جارحین سربوں کی ضد
اور نہ کشمیر میں ہندو کے ان حربوں کی ضد

قبلۂ اوّل میں ہو یا ہو فلسطین کی زمیں
کون اسرائیل کے کرتوت سے واقف نہیں

بیتِ مقدس میں یہودی ظلم پر خاموش ہے
اس ستم میں بلکہ ان کے ساتھ یہ ہمدوش ہے

چچنیا میں ظلم کا کوہ ہمالہ ہے گواہ
کس طرح کرتی ہے روسی نازیت ان کو تباہ

ان غریبوں پر مسلط یا خدا عفریتِ روس
کون کردے ان ضعیفوں سے جدا عفریتِ روس

بسنیا میں ہو رہا ہے خونِ مسلم بے دریغ
اور بھارت میں مسلماں ظلم کے ہیں زیرِ تیغ

انڈیا میں ہو گئی یوں بابری مسجد شہید
ساتھ لائی یہ شہادت کشت و خوں کی اک نوید

قتل کتنے ہو گئے کتنوں کی عصمت لٹ گئی
بے سروساماں ہوئے اور ان کی دولت لٹ گئی

کون آیا یا خدا ان کی تسلی کے لیے
کیا کیا اس انجمن نے اشک شوئی کے لیے

چاہیئے ظالم پہ آئے آسمانی اک عذاب
تاکہ دنیا میں بپا ہو یہ قرآنی انقلاب

اور پھر ہو مؤمنو یہ لعنتِ پروردگار
عالمِ اسلام کی مردہ قیادت پر ہزار

جو کہ عاری غیرتِ اسلام و نام و ننگ سے ہے
کس قدر خائف یہ راہِ حق میں قتل و جنگ سے ہے

یا خداوندا ہمیں وہ قوتِ بازو ملے
جس سے فانی ظلم کے کوہِ گراں کا دل ہلے

مسلم خوابیدہ اٹھ برپا تو کر اک انقلاب
تندیٔ بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب

یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لیے

قارئین سے گذارش

خط و کتابت کے وقت اپنا خریداری/اعزازی تبادلہ نمبر ضرور لکھیں۔ ورنہ ادارہ جواب دینے سے معذور ہوگا۔